مورخہ 5، فروری 2012ء

# وحی الٰہی کے متعلق ضروری تفہیم

سب سے اہم نقطہ یاد رکھنا چاہئے کہ وحیِ الٰہی کی تمام اقسام (حالتوں + انداز + طریقوں) کا علم صرف اللہ جی کے پاس ہے ۔ مجھ (عاجز انسان سمیت) کو صرف اُنہی ہی حالتوں یا قسموں کا پتہ ہے ۔ جن کا میرے اللہ جی نے مجھے عملی طور سے دکھلایا اور سکھلایا ہے ۔ یہ جو باتیں میں لکھنے لگا ہوں ۔ یہ صرف میرے محدود علم کے مطابق ہیں ۔ ان کے علاوہ اور کتنی قسمیں اور حالتیں ہونگی ۔ شاید اُن گنت ہوں ۔ صرف اللہ جی کو پتہ ہو گا ۔

جو جو قسمیں اور حالتیں میں لکھ رہا ہوں یہ تو یقیناً ہیں مگر اس سے (قطعاً) یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صرف اتنی ہی قسمیں ہیں ۔

## میرے تجربات کے مطابق قسمیں (حالتیں) مندرجہ ذیل ہیں

(۱) سب سے زیادہ واضح قسم ایسی ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ بذاتِ خود کشف کی حالت میں یا خواب کی حالت میں عین آنکھوں کے سامنے موجود ہوتے ہیں ۔ بالکل آمنے سامنے

گفتگو جیسی حالت میں کوئی بات یا جواب بتلا دیتے ہیں۔ اس قسم کی وحی (میرے تجربات میں) بہت کم مرتبہ ہوئی ہے۔ غالباً آج تک کل تین مرتبہ ہوئی ہے۔ [PEN والی۔ گاڑی والی۔ اِیّاکَ نَعبُدُ والی]

(2) **دوسری قسم** یہ ہے جس میں اللہ تعالےٰ جی کے ساتھ آمنے سامنے بات ہونے کا یقین بھی ہوتا ہے مگر آنکھوں سے اللہ جی کے وجود (کسی شکل میں بھی) کو دیکھا نہیں ہوتا۔ اچھی طرح سے پتہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جی وہاں تھے۔ اُن سے کچھ پوچھا تھا اور انہوں (اللہ جی) نے وہ جواب دیا تھا۔ ایک مرتبہ میری آنکھوں کے سامنے گول غباروں جیسی شکل والی چیزوں پر صفاتِ خداوندی لکھی ہوئی دکھلائیں۔ پھر اُن غباروں کو ایک دوسرے کے اندر سے گذار کر دکھلایا۔ کوئی غبارہ پھٹتا نہیں۔ یہ سارا ماجرا میری آنکھوں کے سامنے کر کے دکھلا دیا تاکہ مجھے یقینی علم ہو جائے کہ اللہ جی کی تمام صفات (چاہے متضاد ہوں) ہر وقت اللہ جی میں ہوتی ہیں۔ اور باوجود متضاد ہونے کے ایک دوسری کو منفی (تباہ۔ پھاڑ دینا) نہیں کرتی۔ اِس سارے منظر میں

اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے اور یہ کمال دکھلانے کا یقین
پورا ہے مگر اللہ کو آنکھوں سے دیکھنا یاد نہیں ہے۔
اِس قسم کی حالت بعض دفعہ خواب میں ہوئی ہے مگر بہت کم ۔
یہ جو غباروں والا واقعہ لکھا ہے - یہ واقع شاید کشفی حالت
میں اصلی (حقیقی) نماز کے دوران دیکھا تھا - مگر یہ بھی ممکن
ہے کہ خواب میں ہی نماز پڑھ رہا ہوں اور پھر اُس (خواب والی) نماز
کے دوران کشفی حالت میں وہ غباروں کا ایک دوسرے میں سے
گذرنا اور ہر ایک غبارہ پر اللہ جی کا کوئی نہ کوئی نام لکھا ہوا دیکھا تھا ۔

(3) **تیسری قسم** ایسی مبارک خوابیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ
کے مبارک وجود (مختلف صورتوں میں) کو تو دیکھ رہا ہوں مگر
اللہ جی سے کوئی بات (گفتگو) نہیں ہوئی - خالی خواب کے دوران
اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ہی نہایت حوصلہ افزاء ہوگیا اور خواب میں جو
کچھ اور نظر آرہا ہے اُس میں کسی معاملہ (مسئلہ) کی تفہیم ہوگئی -
مثال کیلئے : (1) اللہ جی کا دنیا کے معائنہ کیلئے آنے والا خواب (2) اللہ جی
کے کمرے کے دروازے میں روشنی والا خواب (3) اللہ تعالیٰ کا شیطان کو پانی کے
ٹب میں سے زمین کے اندر دبانے والا خواب (شیخ دبیر احمد گوہر بھی وہاں تھے) ***

(4) چوتھی قسم کی وحیٔ الٰہی (میرے تجربات میں) ایسی ہے کہ جو مکمل ہوش و حواس (جاگتے ہوئے) کی حالت میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی موجودگی کے شعور کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات پوچھی اور اللہ تعالیٰ نے عموماً مختصر لفظوں میں یا ایک آدھ فقرہ سے اُس بات (سوال) کا جواب اپنے لفظوں میں دے دیا۔

مثال کیلئے: (1) صبغت اللّٰہ (2) SAMSUNG فیکس مشین

(3) مینوں وی (پنجابی میں) (4) تُوں میرے کم کری جا میں تیرے....

(5) اوہ وارن نہیں نال سی ہوئے (6) لا تقنطو من رحمۃ اللّٰہ

یہ قسم بھی اپنی حالتوں اور معیار کے لحاظ سے نہایت یقینی عرفان کے ساتھ ہوتی ہے۔ بعض صورتوں میں اِن کلمتِ اللّٰہ کے ساتھ (معاً بعد سے شروع ہوکر کافی دیر تک) بہت سارے دلائل۔ حوالے۔ ثبوت اور تفہیم بھی نازل ہوتی ہے۔ مگر ایسا لگ رہا ہوتا ہے کہ وہ SUPPLEMENTARY علم و عرفان میرے اپنے اندر ہی سے پیدا ہوتا جا رہا ہے اور اللہ جی کے کلمات کے ساتھ منسلک بھی ہے اور اُن کی طرف سے بھی ہے۔ مگر اللہ جی کے الفاظ تو نہیں

ہیں - خیال - نظریہ - تفہیم اللہ جی کی عطا ہے اور شاید الفاظ میرے اپنے ہی ہیں - وہ جن مختصر الفاظ یا فقروں کے حوالے لکھے ہیں وہ (ہر ایک لفظ) خود اللہ تبارک وتعالے کا اپنا لفظ (کلمہ) ہوتا ہے -

(5) پانچویں قسم ایسی قسم کی وحی ہے جس کو میں نے (مورخہ 5 فروری سنہ 2012) تک وحی الہی سمجھنے یا کہنے کی جرأت نہیں کی تھی - میرے اللہ جی کا میرے ساتھ جو سلوک (معاملہ) ہے غالباً اللہ جی کا اپنے دوسرے بندوں کیساتھ جیسا سلوک (معاملہ) ہے - وہ اور طرح سے ہوتا ہو گا - میرے مالک کی یہ والی یعنی پانچویں قسم والی وحیٔ کا مجھ عاجز فقیر کو کافی وسیع تجربہ ہے - کل (05, FEB, 2012) ہی یہ پکا پتہ چلا ہے کہ یہ قسم بھی وحیٔ الہی ہے - اِس سے پہلے میں اِس حالت کو REVELATIONS کہہ کر گذارہ کر لیتا تھا - وحیٔ کہنے اور سمجھنے سے ڈرتا (HESITATE) تھا - کل پتہ چلا ہے کہ جب بھی میں اپنے اللہ جی کے اپنے پاس ہوتے

کا پورا (سچ مچ جیسا) یقین کر کے اللہ جی سے کوئی بات
(مسئلہ) پوچھتا ہوں اور پھر جو جواب اس طرح سے دل پر
نازل ہوتا ہے ۔ وہ وحیٔ الٰہی ہی ہوتا ہے ۔ بس یہ
یقینی علم ہونا چاہیئے کہ کیا سوال یہ سمجھ کر کیا تھا ناں !
کہ اللہ جی سن رہے ہیں اور تمہیں اسی طرح سے یقین بھی
ہو جس طرح اس وقت {05، فروری 2012ء تقریباً $12\frac{1}{2}$ بجے دن}
تم یقین کی حالت میں ہو ۔ ایسی صورت میں جواب
جو دل پر نازل ہو وہ وحی ہی ہوتا ہے ۔

اس تجربے کے بعد پتہ چلا ہے کہ اس طرح کی حالت اور قسم
کی وحیٔ الٰہی تو میرے اللہ جی (پچھلے تین سالوں سے) کافی
فراوانی کیساتھ عطا کرتے چلے آرہے ہیں ۔ خصوصاً قرآن
مجید کی تلاوت اور تدبر کے وقت اکثر اوقات اس طرح
سے عرفان و تفہیم عطا ہوتے ہیں ۔ سبحان اللہ و بحمدہ ۔

وحیٔ الٰہی کی اس قسم (پانچویں) کا اللہ جی نے وعدہ بھی
کیا ہوا ہے ۔ اور خصوصاً قرآن پڑھتے ہوئے کی حالت میں

قرآنی تعلیمات کے بارہ میں علم وعرفان عطا کرنے کا ذمہ بھی لیا ہوا ہے ۔ سورۃ القیامۃ کی آیات 17—21 [75] اور سورۃ فاطر کی آیت 32 [35] اور سورۃ المومن (40) کی آیت 61 [40] اللہ جی کے وعدوں اور ذمہ داری لینے کی صرف چند مثالیں ہیں ۔

وحئ الٰہی کی یہ قسم (میرے علم کیمطابق) سب سے زیادہ کثرت اور تواتر سے ہوتی ہے ۔ کوئی بھی مومن (متقی) اس قسم کی وحی کا ذاتی تجربہ کر سکتا ہے ۔ صرف اللہ جی کے اپنے پاس موجود ہونے کا یقین کر کے سوال کرنا ضروری ہے ۔

اس قسم کی وحئ الٰہی کی ان گنت مثالیں مجھ عاجز کے تجربہ میں ہوئی ہیں ۔ (ھٰذا مِن فَضلِ رَبّی) اس لئے نہیں لکھ رہا کیونکہ بہت زیادہ تعداد ہے ۔ مثلاً رسول کیا ہوتا ہے ؟ مِن وَّاق کا معنی ؟ مسلمان ۔ مسلمین کی تعریف کیا ہے ؟ مومن کا کیا مطلب ہے ؟ بے شمار اور باتیں پوچھی ہیں ......

تمام وہ لوگ جن کیلئے "اَلَّذِیْنَ آتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ" کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے اُن سب پر علم قرآن اِسی قسم

کی وحیٔ الٰہی سے بھی نازل ہوا ہوگا۔ غالب خیال یہ ہے مگر سچا علم اللہ جی کو ہی ہے۔ البتہ یہ یقینی بات ہے کہ مجھ عاجز فقیر کو میرے مالک میرے اللہ جی نے آپ بذاتِ خود اِس قسم کی وحیٔ کے ذریعہ سے قرآنِ مجید کی کئی آیات۔ کئی الفاظ۔ کئی اصطلاحات اور کئی واقعات کا یقینی علم عطا فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(6) چھٹی قسم کی وحیٔ ایسی مبارک خوابیں ہیں جن کے ذریعہ سے ہمارے اللہ جی اپنے بندے کو کوئی ضروری (بعض دفعہ فوری ضرورت کی وجہ سے) کام کرنے کا طریقہ یا راستہ یا موقع بتلا دیتے ہیں۔ بعض اوقات کسی کام کے کرنے سے منع کرنے یا طریقہ کار تبدیل کرنے کا علم عطا کرنے کیلئے خواب کے ذریعہ سے ہدایت۔ تفہیم عطا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں آرہا ہے کہ اِس چھٹی قسم کے اندر (ماتحت) اور کئی قسمیں ہیں۔ بعض میں اللہ تعالےٰ اپنے کسی پیارے بندے کو یا کسی رسول اللہ یا نبی اللہ

کو خواب میں دکھلاکر اُن کے (انبیاء) حوالہ سے کوئی کام بتلاتے

ہیں ۔ یہ چھٹی قسم کے وحیٔ الٰہی ہونے کا یقینی علم نہیں

ہے ۔ کیونکہ اللہ جی کی آیت 42 : 52 (سورۃ الشوریٰ)

میں اللہ تعالےٰ نے انسان کے ساتھ کلامِ الٰہی کی تین حالتیں

بیان فرمائی ہیں ۔ (1) وحی (2) مِن ورآئِ حجاب

(3) رسول بھیج کر اُس رسول کے ذریعہ سے وحی کروانا ۔

یہ تینوں حالتیں انسان کے اللہ تعالےٰ کے ساتھ کلام کرنے

کی حالتیں ہیں ۔ میں متذبذب (مخمصہ میں) ہوں کہ کیا

یہ چھٹی قسم جس میں وحی بذریعہ رسول ہو ۔ کیا اُس کو وحیٔ الٰہی

کہا جاسکتا ہے ؟ پکا علم (تاحال) نہیں ہے ۔

مگر خواب میں رسولوں کے دکھلائے بغیر بھی اللہ جی کے

بعض احکام میں نے خود وصول کئے ہیں ۔ ایسی خوابوں کیلئے

وحیٔ الٰہی کہنے سے بھی تذبذب ہے ۔ لگتا ہے کہ ایسا کلام اللہ

غالباً کلام مِن ورآئِ حجاب کے تحت آتا ہوگا ۔ واللہ اعلم ٥

چونکہ دینی کتابوں میں بھی اور احادیث میں بھی سچی خوابوں کو

وحیٔ الٰہی کی قسم لکھا ہے ۔ اس لئے میں نے بھی لکھ تو دیا ہے

کہ یہ بھی وحیٔ الٰہی کی چھٹی (6th) قسم ہے مگر دل کہہ رہا ہے کہ بات کو ذرا واضح کردوں ۔ مجھے ذاتی طور پر ایسا کہنے سے ہچکچاہٹ ہے ۔ میرا زیادہ خیال یہ ہے کہ سبھی خوابیں بھی اللّٰہ کے ساتھ مکالمہ تو ہیں مگر بعض "مکالمہ من ورآئِ حجاب" کے تحت آتی ہیں اور اگر اللّٰہ جی کے کسی مقدس رسول کے ساتھ خواب میں ملاقات ہو تو پھر وحی باذنِ الٰہی ضرور ہے ۔ وحیٔ الٰہی ہونے کا (فی الحال) پکا علم نہیں ہے کہ آیا اس حالت کو وحیٔ الٰہی کہنا چاہئے یا کچھ اور قسم کا مکالمہ کہنا چاہئے ۔

---

**ضروری نوٹ :** اللّٰہ تعالٰے اپنے جس بندے کو کسی بھی قسم کی وحیٔ کے ذریعہ سے کوئی علم عطا کرتے ہیں یا کوئی حکم یا کوئی بات بتلاتے ہیں تو (میرے تجربہ کے مطابق) ضرور کچھ ایسا طریقہ استعمال کرتے ہیں کہ اس بندے کو صاف پتہ چل جائے کہ یہ وحیٔ الٰہی ہی ہے ۔ اس کے اپنے نفس کے خیالات یا وہم نہیں ہیں ۔

جاری ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جس انسان (مخلوق) کو وحی وصول ہوتی ھے۔ اُس کو صاف
پتہ ہوتا ھے کہ کیا کچھ وحی ہوا ھے۔ مثلاً اگر خواب ھی دیکھا ھے
تو پکا پتہ ہوتا ھے کہ خواب میں کیا کچھ دیکھا تھا۔ اگر
اللہ جی سے یا اللہ جی کے کسی رسول کیساتھ مکالمہ نصیب
ہوا تھا تو بھی پتہ ہوتا ھے کہ کیا مکالمہ ھوا تھا۔ اور اگر
صاف الفاظ یا فقرہ سنا تھا (عموماً سیدھا دل میں یا دماغ میں)
تو بھی پکا پتہ ہوتا ھے کہ کیا اور کتنا فقرہ یا لفظ تھا۔

مگر (اکثر مرتبہ) وحی الٰہی کی کچھ قسموں کے ساتھ ساتھ خصوصی
تفہیم بھی دل و دماغ پر نازل ہوتی ھے۔ مجھے بھی دو تین
مرتبہ اُس تفہیم حقیقی کے پاکیزہ (خالص) رکھنے میں مشکل
پیش آئی اور سخت ٹھوکر لگی۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ ٥
قرآنِ کریم کی سورۃ النمل (27) کی آیت 94 یہ اعلان کرتی
ھے کہ اللہ تعالےٰ جب کسی کو (تمہیں) کوئی نشان (آیات) دکھاتے
ھیں تو اِس طریقہ (انداز) سے دکھاتے ھیں کہ وہ شخص (تم)
اُس نشان (آیت) کو پہچان لیتے ھو۔

جاری ھے ۔۔۔۔۔

عموماً غلطی تب لگتی ہے جب وحیٔ الٰہی کے ساتھ انسان
اپنی طرف سے تفہیم یا مطلب یا ترجمہ کو بھی وحیٔ الٰہی
کے طور پر بیان کر دیتا ہے ۔ مجھے بھی اِس قسم کی غلطی
کرنے کا تجربہ ہے ۔ میرے اللہ جی کا احسان اور عفو ہی
تھا کہ اُس سخت غلطی کے باوجود میں بچا لیا گیا ۔

حوالہ کیلئے : میری پن والی خواب اور گاڑی والی خواب ۔ دونوں کی
تفہیم میں غلطی سے اپنے خیال (معانی) کو اللہ جی کا وعدہ سمجھ لیا تھا
استغفراللہ ۔ استغفراللہ ۔ استغفراللہ

---

اور نوٹ : وحیٔ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے ۔ لہٰذا
اُس الٰہی صفت یا عمل کی حد مقرر کرنا جائز نہیں ۔
کتنی قسموں یا حالتوں میں اور کِس کو اور کب ہمارے
اللہ جی وحیٔ کرتے ہیں ؟ جواب ہے کہ لا محدود
اور جب چاہیں اور جِس کو چاہیں اور جیسے چاہیں ۔

اللہ اکبر ۔ العلیّ العظیم ٥

---